رسالہ خاص ... ہے

ادعو ربکم تضرعا وخفیۃ انہ لا یحب المعتدین



من ... شمشی ابن العارف الکامل سید علی رحمہ اللہ
ابن العارف ... المعروف بعالم اچھا میاں صاحب قدس سرہ

بندہ سید علی منیجر کتب ... حیدرآباد دکن میں چھاپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً - اس زمانہ مین بعض لوگون کا یہ خیال ہے کہ [illegible] نماز [illegible] کے بعد دعا واجب ہے [illegible] نماز [illegible] نہین ہوتی میرے خیال مین یہ قول [illegible] ہی کمزور [illegible] نماز کے بعد جو دعا ہوگی وہ ظاہر ہے کہ نماز کے سوا ہے پس تو [illegible] ان و فرائض و واجبات نماز سے خارج ہے اوس کے کرنے سے نماز کی تکمیل [illegible] اس کے نہ کرنے سے نماز کی تنقیص محض خیالی ڈھکوسلہ ہے [illegible] دلیل و [illegible] ن قایم نہین ہوسکتی واضح ہو کہ دعا کی تین قسم ہے اول [illegible] واجب ہے جو ہر ایک رکعت نماز مین کیجاتی ہے یعنے - اہدنا الصراط المستقیم - اس دعا کی تعلیم خود اللہ تعالیٰ

تعالی نے کی ہے۔ اور اسیواسطے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ۔ افضل الدعا
الحمدللہ۔ یعنی سورۂ فاتحہ۔ اور دوسری دعا سنت ہے جو بعد درود پڑہی
جاتی ہے جس مین استغفار اور تعوّذ ہے۔ ان کے سوا جو دعائین ہین
وہ مستحب ہین مگر جمہور علما کی یہہ رائے ہے کہ اخیر کی دونون قسمین مستحب ہین
چنانچہ علامۂ نووی نے لکھا ہے۔ وجمہور العلماء علی انہ مستحب لیس بواجب
اس صورت مین ترک دعا سے کوئی شخص گنہ گار نہین ہو سکتا۔ چہ جای کہ
اوسکی نماز ساقط یا ناقص ہو۔ غرض نماز کے بعد رفع ایدی کیساتھہ دعا نکرنیسے
نماز ساقط یا ناقص نہین ہوتی کیونکہ یہہ فعل بعد نماز ہے اور مستحب ہے۔ علامہ
ابن قیم نے کتاب ہدی النبوی مین لکھا ہے۔ واما الدعاء بعد السلام
من الصلواۃ مستقبل القبلۃ سواء الامام والمنفرد والماموم فلم یکن ذلک
من ہدی النبیؐ اصلًا ولا روی عنہ باسناد صحیح ولا حسن وخصّ بعضہم
بصلاتی الفجر والعصر ولم یفعلہ النبیؐ ولا الخلفاء الراشدون بعدہ ولا ارشد
الیہ امتہ وانما ہو استحسان رآہ من رآہ عوضًا من السنۃ۔ ... [illegible]
یعنے قبلہ کیطرف متوجہ ہو کر نماز کے بعد دعا کرنا نبیؐ کی س... [illegible] ہے
نہ اسکے اثبات مین کوئی حدیث صحیح وحسن حضرت ... [illegible]
بعضون نے نماز فجر وعصر مین دعا کرنے کی ترغیب دی ... [illegible]
ہے جسکو رسول اللہؐ اور خلفاء راشدینؓ ... [illegible] فعل کی

ہدایت اپنی امت کو کی ہے بلکہ یہہ استحسان ہے بعض لوگون سے سنت کے
عوض مین عمل کیا ہے۔

غرض اس قول سے ظاہر ہے کہ نماز کے بعد دعا کرنا رسول اللہ کی سنت
ہدی اور خلفاء راشدین رض کے عمل سے ثابت نہین ہے یہہ صرف بعض
لوگونکی رائے ہے جو دلیل وبرہان سے قوی نہین ہوئی ہے۔

فصل قرآن شریف اس بات کو بتاتا ہے کہ دعا خلوص کیساتہہ چہپا کر کیجاے
بلکہ اس ہی کی تعلیم بھی فرمائی ہے چنانچہ آیت۔ ادعو ربکم تضرعا وخفیۃ۔ یعنی تم اپنے
پروردگار کو عاجزی سے اور چہپا کر پکارو۔ بیضاوی نے اس کی تفسیر
لکھا ہے۔ ای ذوی تضرع وخفیۃ فان الاخفاء دلیل الاخلاص۔ یعنی چہپا کر
دعا کرنا اخلاص کی دلیل ہے امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر مین بیان
فرمایا ہے۔ واعلم ان الاخفاء معتبر فی الدعا ویدل علیہ وجوہ الاول ہذہ
الآیۃ فانہا تدل علے انہ تعالے امر بالدعاء مقرونا بالاخفاء وظاہر الامر للوجوب
فان لم یحصل الو[illegible] فلا اقل من کونہ ندبا ثم قال تعالے بعدہ انہ لایحب
المعتدین والا[illegible] انہ لایحب المعتدین فے ترک ہذین الا[illegible]
المذکورین وہما التضرع والاخفاء فان اللہ لایحبہ ومحبۃ اللہ تعالے [illegible]
[illegible] فکان [illegible] ان من ترک فی الدعاء التضرع والاخفاء فان اللہ لا
[illegible] ولا[illegible] [illegible] ومن کان کذلک کان من اہل العقاب لامحالۃ

فظہر ان قولہ تعالے انہ لایحب المعتدین کالتہدید الشدید علے ترک التضرع والاخفاء فی الدعاء۔

اس کا خلاصہ یہہ ہے کہ دعا مین پکی بات یہی ہے کہ وہ چہپا کر کیجاے اور کئی وجہین اسی بات کو بتاتی ہین اونمین سے پہلی وجہہ یہہ ہے کہ اللہ تعالی نے اُس دعا کا حکم فرمایا ہے جو چہپانیسے نزدیک ہو یعنی چہپا کر دعا کرنے کا حکم فرمایا ہے اور امر کے صیغون سے ظاہرًا یہی بات معلوم ہوتی ہے کہ اُن سے وجوب مقصود ہوتا ہے۔ اگر وجوب نہو تو کم سے کم مندوب تو ضرور ہوگا۔ پہر اللہ تعالی یہہ بہی فرماتا ہے کہ حد سے گذرنے والونکو نہین چاہتا۔ اس سے یہہ بات معلوم ہوتی ہے کہ وہ اُن لوگونکو نہین چاہتا جو دونون حکم (تضرع اخفا) کیساتہہ دعا نہین کرتے۔ اللہ تعالے کی محبت سے ثواب مراد ہے تو آیت مذکورہ کے یہ معنی ہو جائین گے کہ جو لوگ عاجزی سے اور چہپا کر دعا نہین مانگتے ہین اللہ تعالے اونکو ثواب نہین دیگا اور اُنپر احسان نہین کریگا۔ اور جو شخص اس صفت سے موصوف ہوگا وہ قابل عذاب ہوگا کیونکہ اس نے اللہ تعالے کے حکم مذکور کی پروا نہین کی غرض انہ لایحب المعتدین جو اللہ تعالی کا فرمان پاک ہے اُن لوگون کے واسطے بڑی سخت دہمکی ہے جو دعا کو چہپا کر اور عاجزی کے ساتہہ نہین کرتے۔

تفسیر کبیر کی عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ ... خلوص واخفا

کی سخت ضرورت ہے کیونکہ اللہ تعالی نے دعا کرنیکا طریقہ یہی بتایا ہے پس دعا کیوقت ان دونون چیزونکا خیال رکہنا اور اسی پاک تعلیم کی موافق دعا کرنا کم سے کم مندوب ہی۔ اب غور طلب یہہ امر ہے کہ ہاتہہ اوٹہا کر دعا مانگنے کی صورت مین مذکورہ دونون فرمانون کی تعمیل ہوتی ہے یا نہین ظاہر ہے کہ اخفا کی تو بالکل تعمیل نہین ہوتی کیونکہ جس نے اپنا ہاتہہ آسمان کیطرف اوٹہایا اُس نے کہلے طور پر یہ بات بتادی کہ مین اللہ پاک کی درگاہ مین دعا مانگ رہا ہون اس صورت مین وہ شخص جو اسطرح دعا کرتا ہے خلافِ ما انزل اللہ پر عمل کرتا ہے اور جو شخص خلاف ما انزل اللہ پر عمل کرتا ہے اوسپر کسی حکم کے کرنے کی ضرورت نہین ہے مگر اتنی بات تو ظاہر ہے کہ وہ ان اللہ لا یحب المعتدین کے تو حکم مین ہے۔ لیکن سجدہ مین دعا مانگنے سے دونون امور مذکورہ کی تعمیل ہو جاتی ہے۔ اور تضرع و اخفا پر جنکو خلوص عارض ہے پورا عامل ہو جاتا ہے جو صاف بدیہی امر ہے پس ہمارے فرقہ کا خاص یہی عمل ہے کہ ہم سب سجود مین دعا کرتے ہین اور اسکی خاص وجہہ یہی ہے کہ اولاً تعلیم قدسی اور امر خداوند تعالی کی اتباع ہو جائے۔ اور ثانیاً یہہ کہ اوس زبردست دہمکی سے جو انہ لا یحب المعتدین سے ظاہر ہوئی ہے بچا وملجائے ثالثاً یہ کہ اون احادیث صحیحہ پر عمل ہو جائے جو دعا کی طریقہ صحیحہ کی مثبت ہین یعنی سجود مین دعا کرنا۔ غرض اداب دعا مین قطعی امر

جو تعلیم قرآن کا خلاصہ ہے وہ یہی ہے کہ دعا چھپا کر اور عاجزی کے ساتھ کیجائے اور اسی پر عمل کرنا واجب یا مندوب ہے۔

فصل۔ احادیث صحاح کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ نے زیادہ تاکید اس امر کی فرمائی ہے کہ سجود مین دعا کیجائے کیونکہ سجدہ کی حالت مین جو دعا کیجاتی ہے وہ لائق قبولیت ہی۔ چنانچہ سنن ابوداود مین مروی ہے

عن ابی هریرةؓ ان رسول اللہؐ قال اقرب مایکون العبد من ربہ وهو ساجد فاکثروا الدعاء۔ یعنی رسول اللہؐ فرماتے ہین کہ بندہ سجدہ کی حالت مین اللہ تعالی سے زیادہ قریب ہو جاتا ہے پس تم سجدہ مین دعا کیا کرو۔

عن ابن عباسؓ ان النبیؐ کشف الستارة والناس صفوف خلف ابی بکر الصدیقؓ فقال یا ایها الناس انہ لم یبق من مبشرات النبوة الا الرویا الصالحة یراها المسلم او ترے لہ وانی نہیت ان اقرا راکعا او ساجدا فاما الرکوع فعظموا الرب فیہ واما السجود فاجتهدوا فی الدعاء فقمن ان یستجاب لکم۔ یعنی حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ پردہ کے باہر نکلے اور مصلی ابوبکر صدیقؓ کے پیچھے صف باندہے ہوے کھڑے تھے پس فرمایا کہ نبوت کی بشارتون سے صرف عمدہ خواب باقی رہ گئے ہین۔ مین رکوع وسجود مین قرآن پڑہنے سے ممانعت کیا گیا ہون۔ تم رکوع مین اللہ تعالی کی تعظیم کرو۔ اور سجود مین دعا کرنے کی کوشش کرو کیونکہ یہہ

دعا قبولیت کے لایق ہے۔ اس قسم کی اور حدیثین عائیشہ صدیقہ رضہ۔ ابی ھریرہ
علی رض۔ جابر بن عبداللہ رضہ محمد ابن سلمہ رضہ سے صحاح مین مروی ہین کہ رسول اللہ صلعم
سجدہ مین خود بھی دعا کرتے تھے اور اسی کا حکم بھی فرماتے تھے دو نون مذکورہ
حدیثون سے واضح ہے کہ رسول اللہ صلعم نے سجدہ مین دعا کرنیکا حکم لفظ امر سے صادر
فرمایا ہے اور ہمارے مذہب اور نیز حنفیہ کا یہ معینہ ضابطہ ہے کہ جو صیغۂ امر بلا
قرینہ مانعہ موجود ہو تو وہ صیغۂ وجوب حکم پر دلالت کریگا اگرچہ وجوب حکم اسکے
بغیر بھی ہو جاتا ہے مگر اس صفت کے صیغۂ امر سے تو ضرور وجوب ثابت ہوگا۔ پس
اس ضابطہ کی رو سے ہمارا یہہ مذہب ہی کہ سجود مین دعا کرنا واجب ہے
پس جب بندہ نے سجود کی حالت مین دعا کی یا کرتا ہے تو گویا وہ حکم واجب
کی تعمیل مین مصروف ہے اس صورت مین یہہ کہنا بالکل نا درست ہے کہ
مہدویہ دعا نہین کرتے کیونکہ وہ دعا کے وقت رفع ایدی نہین کرتے
کیونکہ جب دعا کرنیکے کئی طریقہ مروی ہین اور ان سب طریقون مین یہہ طریقہ
قبولیت دعا کا اعلیٰ ذریعہ ہے تو اسی طریقہ کو اختیار کرنا زیادہ مستحسن ہے

صاحب مرقاۃ الصعود نے شرح ترمذی ابوداود مین ذکر کیا ہے۔ قال العراقی فی
شرح الترمذی ذکر فے ذلک امور احدہا ان العبد ماموربا کثار الدعا فی السجود
کما فی تتمۃ الحدیث واللہ تعالےٰ قریب من السائلین کما قال سبحانہ واذا سالک
عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعانی الثانی ان حالۃ السجود

الۃ خشوع و ذل و انکسار لتعفر الساجد وجہہ فی التراب وبہذا قال ابن مسعود رض

حال الی احب الی اللہ تعالی ان یجد العبد فیہ من ان یجدہ عافرا وجہہ رواہ الطبرانی

سند حسن الثالث ان السجود اول عبادۃ امر اللہ بہا بعد خلق آدم فکان المتقرب

بہا الی اللہ تعالی اقرب منہ الیہ فی غیرہ۔ الرابع فیہ مخالفۃ لابلیس فی اول الذنب

عصی اللہ بہ من التکبر و ترک السجود۔ عراقی نے شرح ترمذی مین ذکر کیا ہے کہ اہمین

ی امور ہین اول یہہ کہ بندہ سجدہ مین زیادہ دعا کرنے کیلئے حکم کیا گیا ہے چنانچہ

حدیث کا آخری فقرہ یہی ہے۔ اور اللہ تعالی سوال کرنے والونکے نزدیک ہے

چنانچہ فرماتا ہے اور جب تم سے (ای محمد) میری حالت سے میرے بندے

پوچھین تم کہو مین نزدیک ہون۔ دعا مانگنے والیکی دعا قبول کرتا ہون جب وہ

مجھسے دعا مانگتا ہے۔

دوسرا یہہ کہ سجود کی حالت ڈر اور ذلت اور انکساری کیحالت ھی کیونکہ سجدہ کرنیوالا

اپنا منہہ خاک آلود کرتا ہے اور ابن مسعود رض نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالے کو

بندہ کی عام حالتون سے یہی حالت زیادہ پسند ہے جب اوسکا بندہ اوسکے

آگے اپنا مونہ خاک آلود کرتا ہے۔ طبرانی نے یہہ روایت کی ہے۔

تیسرا یہہ کہ سجود پہلی عبادت ہے جس کا اللہ تعالی نے آدم کو پیدا کرنے کے

بعد حکم فرمایا ہے۔ پس اس عبادت کے ذریعہ سے اللہ تعالے سے قربت چاہنے والا

دوسری عبادت کے ذریعہ سے قربت طلب کرنے والے سے اقرب ہوگا

چوتہا یہہ کہ سجود مین ابلیس کی مخالفت ہے کیونکہ اوسکا سب گناہون سے
پہلے یہی گناہ ہے کہ اوس نے حضرت آدم کو سجدہ نہین کیا اور بڑائی سے اللہ جل
کی نافرمانی کی۔ غرض عراقی کی رائے سے یہہ بات معلوم ہوتی ہے کہ سجود مین
دعا بہتر ہے کیونکہ اس ہی حالت مین وجوہ مذکورہ پائی جاتی ہین۔
صاحب معالم التنزیل نے بھی ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے۔ قال رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم قال اقرب ما یکون العبد من ربہ وہو ساجد فاکثروا الدعاء۔
اس حدیث کو صاحب معالم نے واسجد واقترب آیت سورہ علق کی تفسیر مین
ذکر فرمایا ہے۔ اور اس آیت کو سجدہ مین دعا کرنے پر محمول کیا ہے
صاحب تفسیر بیضاوی نے بھی آیت مذکورہ کی تفسیر مین مضمون مذکور ذکر کیا
علامہ جار اللہ زمخشری اور صاحب تفسیر نیشاپوری کی بھی یہی رائے
حضرت امام فخر الدین رازی نے بھی آیت کریمہ مذکورہ کی تفسیر مین ذکر
فرمایا ہے۔ وفی الحدیث اقرب ما یکون العبد من ربہ اذا سجد۔ یعنی جب
بندہ اللہ تعالے کو سجدہ کرتا ہے تو بہت ہی قریب ہو جاتا ہے اور چونکہ دعا
کے لئے اوقات قربت کی زیادہ ضرورت ہے لہذا اسی وقت مین دعا بہتر
ہوگی۔ صاحب تفسیر سراج المنیر نے آیت مذکورہ کی تفسیر مین بیان کیا
واقترب ای وتقرب الی ربک بطاعتہ وبالدعاء الیہ قال صلے اللہ علیہ وسلم
اما الرکوع فعظموا فیہ الرب واما السجود فاجتہدوا فی الدعاء فقمن ای حقیق

ان یستجاب لکم وکان صلی اللہ علیہ وسلم یکثر فی سجودہ من البکاء والتفرع حتی قالت

عایشہ رض قد غفر اللہ لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر فما ہذا البکاء فی السجود وما ہذا الجہد

الشدید۔ قال افلا اکون عبداً شکوراً وفی روایۃ اقرب ما یکون العبد من ربہ

وہو ساجد فاکثروا الدعاء اسکا خلاصہ یہہ ہے کہ اللہ تعالے سے دعا وطاعت سے

نزدیک ہوجاؤ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ رکوع مین پروردگار کی تعظیم کرو

اور سجود مین دعا کی کوشش کرو کہ وہ قبول کیجانے کے لایق ہے اور

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ عادت تھی کہ آپ سجود مین روتے اور عاجزی

کرتے ایکمرتبہ حضرت عائیشہ رض نے عرض کیا کہ اللہ تعالے نے آپ کے اگلے

اور پچھلے گناہ معاف فرمادئے ہین پہر سجود مین دعا کرنے اور اسقدر رونیکی

کیا ضرورت ہے فرمایا کہ کیا مین شاکر بندہ نہ کہلاون۔ اور ایک روایت

مین ہے کہ بندہ سجدہ کی حالت مین اللہ تعالی سے زیادہ قریب ہوجاتا ہے

پس سجود کی حالت مین دعا زیادہ کرو۔ صاحب تفسیر خازن اس آیت کے

تحت مین لکھتے ہین۔ واقترب اے من اللہ۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

ان رسول اللہؐ قال اقرب ما یکون العبد من ربہ وہو ساجد فاکثروا من الدعا

اس حدیث کا ترجمہ اس سے پہلے بیان ہوچکا ہے۔

اور تفسیر مدارک مین مذکور ہے۔ واقترب۔ وتقرب ربک بالسجود فان اقرب

ما یکون العبد الے ربہ اذا سجد کذا الحدیث۔

پس قربت کیوقت مین دعا کرنی چاہئیے کہ قبول ہو سکے اگر یہہ اعتراض کیا جائے
کہ دعا سے اظہار عجز اور طلب مدعا مقصود ہے اور عجز ہاتھہ اوٹھا کر دعا کرنیسے
معلوم ہوتا ہی۔ پس ہاتھہ اوٹھانا ضرور ہے اس کا جواب یہہ ہے کہ بیشک دعا
مین اظہار عجز اور اخلاص ضرور ہے اور یہ دونون چیزین سجدہ مین دعا کرنیسے
حاصل ہوتی ہین کیونکہ ظاہر ہے کہ سجدہ مین یعنے سر رگڑنے مین کمال عجز ہے جو
ہاتھہ اوٹھانیمین نہین ہے اور خلوص بھی سجدہ مین دعا کرنیسے ثابت ہوگا کیونکہ خلوص
کیلئے اخفا شرط ہی اور یہ امر معلوم ہی کہ ہاتھہ اوٹھا کر دعا مانگنے مین اخفا نہین ہی غرض اخفا
ہی مین خلوص ہی چنانچہ بیضاوی نے لکھا ہی۔ فان الاخفاء دلیل الاخلاص۔ چنانچہ
اس کے بھی اس کا بیان کیا گیا ہی۔ فصل بعض بزرگان دین سے ایسی روایتین
مروی ہین جنسے ہاتھہ اوٹھا کر دعا کرنیکی سخت ممانعت مفہوم ہوتی ہے علامہ عینی
عمدة القاری شرح بخاری مین لکھتے ہین۔ قول اول روی عن شعبة عن قتادة قال
رائے ابن عمر قوما رفعوا ایدیھم قال من یتناول قوالله لوکانوا علی راس اطول جبل
ما ازدادوا من الله قربا۔ یعنی ابن عمر سے روایت ہی کہ انہون نے ایک
قوم کو ہاتھہ اوٹھا کر دعا کرتے دیکھا تو فرمایا کہ یہ لوک کیا چیز لے رہی ہین پس
الله تعالی کی قسم ہے کہ اگر یہ اونچے پہاڑ کی چوٹی پر ہوتے تو بھی الله تعالی سے
نزدیک نہوتے۔ اسکا یہہ مطلب ہی کہ ہاتھہ اوٹھا کر دعا کرنیسے دعا کرنیوالا الله تعالی
سے قربت نہین پیدا کرسکتا - قول ثانی یہ کہ ذکرہ جبیر ابن مطعم ورای رجلاً

رافعًا یدیہ یدعو فقال من یتناول بہا لا ام لک۔ جبیر ابن مطعم نے ہاتہہ اٹہا کر دعا کرنے کو مکروہ جانا ہی اور شریح نے ایک شخص کو جو ہاتہہ اوٹہا کر دعا کر رہا یہ فرمایا کہ تیری ماں جائے کہ تو یہ کیا کر رہا ہی اور کس چیز کو حاصل کر رہا ہے۔

قول ثالث وقال مسروق لقوم رفعوا ایدیہم قطعہا اللہ۔ یعنی مسروق نے ان لوگون کو جو ہاتہہ اوٹہا کر دعا کرتے تھے یہ فرمایا کہ اللہ تعالی تمہارے ہاتہہ کاٹ ڈالے اس قول سے ظاہر ہے کہ حضرت مسروق نے رفع ایدی سے بہت ہی کراہیت کی ہی۔ علامہ ابن حجر عسقلانی نے بھی جو ائمہ شافعیہ سے ہین فتح الباری شرح صحیح بخاری مین لکہا ہی۔ قال الطبری وکرہ رفع الیدین فی الدعا ابن عمر وجبیر ابن مطعم ورای شریح رجلا رفع یدیہ داعیًا فقال من یتناول بہا لا ام لک وساق الطبری ذلک باسانیدہ عنہم وذکر ابن التین عن عبداللہ بن عمر بن غانم انہ نقل عن مالک رح ان رفع الایدی فی الدعا لیس من امر الفقہا۔ یعنی محمد ابن جریر طبری کہتے ہین کہ ابن عمر اور جبیر ابن معطم نے دعا کے وقت ہاتہہ اوٹہانیکو مکروہ بتایا ہی شریح نے ایک شخص کو دعا کیوقت ہاتہہ اٹہاتے دیکہکر فرمایا کہ اپنے ہاتہہ سے کس چیز کو لیتا ہی اور بد دعا دی۔ طبری نے ان ساری روایتون کے اسنادین بھی لکھی ہین۔ اور ابن التین نے عبداللہ بن عمر بن غانم سے یہ روایت کی ہے کہ مالک رح نے فرمایا ہے کہ دعا کیوقت ہاتہہ اوٹہانا فقہا کا کام نہین ہے۔

غرض حنفیہ اور شافعیہ اور حضرت امام مالک رح کی قول سے ثابت ہوتا ہے کہ دعا کیوقت ہاتہہ اٹہانا فقہا کا کام نہین ہے

فصل سنن ابی داؤد کی ملاحظہ سی واضح ہوتا ہی کہ استغفار وہ ہے کہ جس مین صرف انگشت
شہادت اوٹھائی جاتی ہی اور باقی اونگلیان اپنی جگہہ پر رہتی ہین اور مسئلہ مین ہاتھہ اٹھایا جاتا
ہی ابتہال مین بھی ہاتھہ اٹھانا چاہئی مگر اسمین ہاتونکا لمبے کرنا بھی ضرور ہے چنانچہ ابن عباس
نے یہ روایت کی ہی عن عباس رض قال المسئلة ان ترفع یدیک حذو منکبیک او نحوهما
والاستغفار ان تشیر باصبع واحدة والابتهال ان تمد یدیک جمیعا۔

لیکن اس فرق وامتیاز سی چونکہ لوگونکو اطلاع نہین ہے لہذا اون کے عمل سے استغفار
و مسئلہ مین فرق نہین معلوم ہوسکتا۔ بلکہ صاف یہہ امر ظاہر ہوتا ہی کہ دونون صورتونمین
ضروری طور پر رفع ایدی کئے جاتے ہین جو حدیث مذکور کے منشاء قدسی کے خلاف ہے
واضح ہو کہ دعا کا مفہوم امور مذکورہ مین منحصر ہے یعنی اوسمین استغفار ہوگا یا کسی چیز کی
طلب۔ اب طلب مین دو صورتین ہین ایک یہ کہ مطلق سوال ہوگا۔ یا کہ مخالف کی مقابلہ مین
فتحمندی۔ ظاہر ہے کہ اول قسم تو استغفار ہی جسمین حدیث مذکور کی منشاء کی موافق صرف
انگشت شہادت اٹھانا چاہئے اور قسم ثانی مسئلہ ہی جسمین رفع ایدی بغیر تمدید کی ضرورت ہے
اور قسم ثالث ابتہال ہی جسمین رفع ایدی بالتمدید ہی۔ پس جن احادیث دعا مین رفع ایدی کا
ذکر کیا گیا ہی دراصل قسم ثانی کے متعلق ہین یعنی دراصل وہ مسئلہ ہین۔ غرض دعا انہی قسمونمین
منحصر ہے۔ اور تینون قسم اسکی افراد ہین مگر پہلی قسم کی ہمیشہ ضرورت ہی کیونکہ اس عمل کے کرنیکیلیے
نصوص قرآنی موجود اور صحیح حدیثین اوسکی موید ہین پس ہمارے فرقہ مین استغفار ضروری امر ہے
اب رہا قسم ثانی یعنی مسئلہ یہ عمل اسوجہہ سے متروک ہی کہ یہ توکل کے منافی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ توکل

د... ن صریح آیتین موجود ہین چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے۔ وما من دابۃ الا علی اللہ رزقہا
اور... رماتا ہی۔ ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ۔ اور نیز فرماتا ہی۔ فاتخذہ وکیلا۔ اور نیز فرماتا ہے
و توکل علی اللہ۔ ان دونون آیتونمین امر کے صیغہ موجود ہین اور انکی سوا دوسرے آیات بھی انکے
... یدہین ہا ہی آیات کی روسی ہمارے فرقہ مین توکل فرض ہی۔ پس جب مسئلہ یعنی سوال کرنا صریح
... ۔ آیت توکل کی منافی ہی تو صرف مسئلہ کو ہمارے فرقہ نے منع کیا ہی۔ اگرچہ استغفار بھی توکل کے
... ہی لیکن چونکہ اسکی تعلیم مین نصوص قرآنی موجود ہین وہ انہین بھی امر کے صیغے وارد ہین
... اسکی تعمیل ضرور ہے۔

فصل۔ واضح ہو کہ بعض لوگونکا یہ خیال ہی کہ دعا کی متعلقہ احادیث اگرچہ ضعیف ہین مگر
احادیث ضعیفہ ان اعمال ہین جو اصول دین سے نہون قابل استدلال ہین یعنی فضایل اعمال ہین
ان سے استدلال درست ہی میری راے مین یہ بات بہت ہی کمزور اور قابل ترمیم
... اسکی توضیح یہ ہی کہ فضایل اعمال ہین احادیث ضعیفہ سی استدلال اس صورت مین
درست کہ جب اون کا احادیث صحیحہ سے استدلال نہین ہوسکتا ہو اور اگر انکی مثبت
احادیث صحیحہ ہون تو اس صورت مین نیز احادیث ضعیفہ سے استدلال جایز نہین ہے
اور ... راندہب بھی یہی ہے مثلاً فرض کیجئے کہ دعا مین رفع ایدی بعد نماز پڑھنے کے
... ن احادیث ضعیف مروی ہین اور سجدہ مین دعا کرنیکے باب مین صحیح اور قوی حدیثین
ہین اور دعا فضایل اعمال سے ہی تو اسکی ادا مین وہی احادیث پر عمل کرنا چاہئی
ہی اور صحیح حدیثون سے ثابت ہوا ہی پس دعا سجدہ مین کرنی چاہئے کیونکہ
... بہت جو احادیث ہین قوی اور صحیح ہین پس نووی وغیرہ کا یہ قول کہ فضایل اعمال
... احادیث ضعیفہ قابل استدلال ہین قابل بحث ہی واللہ اعلم بالصواب۔ مرقوم ۲۴ صفر
... ھ مولف رسالہ دعا سید اشرف علی ابن سید ابو المولوی القاسم ... شرف ... ما ... رحمہ اللہ